خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات
۱۲ جنوری ۱۹۹۵ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۱۱ | جمعرات - ۱۰ شعبان - ۱۴۱۵ھ ' ۱۲- صلح ۱۳۷۴ ہش ' ۱۲- جنوری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہلِ تقویٰ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں

ہماری جماعت یہ غم کل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں۔ اہل تقویٰ کے لئے شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے اور ایسا ہی کبھی خود غضب عجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کیونکہ غضب اس وقت ہو گا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشاداتِ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

(صاحب ایمان) جو بات سچے یقین سے کہے وہ ضرور موثر ہوتی ہے۔ کیونکہ (صاحب ایمان) کا مطہر قلب اسرار الٰہی کا خزینہ ہے جو کچھ اس پاک لوح انسانی پر منقش ہوتا ہے وہ آئینہ خدانما ہے۔ مگر انسان جب ضعف بشریت سے سہو و گناہ کر بیٹھتا ہے اور پھر ذرہ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا تو دل پر سیاہ زنگ بیٹھ جاتا ہے اور رفتہ رفتہ قلب انسانی کہ خشیت الٰہی سے گداز اور شفاف تھا۔ سخت اور سیاہ ہوتا جاتا ہے۔ مگر جونہی انسان اپنی مرض قلب کو معلوم کر کے اس کی اصلاح کے درپے ہوتا ہے اور شب و روز نماز میں دعائیں' استغفار و زاری و قلق جاری رکھتا ہے اور اس کی دعائیں انتہا کو پہنچتی ہیں تو تجلیات الٰہی اپنے فضل کے پانی سے اس ناپاکی کو دھو ڈالتی ہیں اور انسان بشرطیکہ ثابت قدم رہے ایک قلب لیکر نئی زندگی کا جامہ پہن لیتا ہے گویا کہ اس کا تولد ثانی ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۳۲۱)

واعظوں اور سننے والوں کی دو اقسام

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

وہ لوگ جو دین کے لئے وعظ کرنے کو کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کی بھی دو ہی حالتیں ہوتی ہیں۔ ایک وہ جو محض اس لئے کھڑے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کریں۔ اور امر بالمعروف کا جو فرض ان کو ملا ہے اس کو ادا کریں۔ بنی نوع انسان کی بھلائی کا جو حکم ہے اس کی تعمیل کریں۔ اور اپنے آپ کو اس خیرامت میں داخل ہونے کی فکر ہوتی ہے۔ جس کا ذکر یوں فرمایا گیا ہے۔ (۰) تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے مبعوث ہوئے ہو۔ امر بالمعروف کرتے رہو اور نہی عن المنکر۔

اور ایک وہ ہوتے ہیں جن کی غرض دنیا کمانا بھی نہیں ہوتی۔ مگر یہ غرض بھی نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ صرف حاضرین کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ یا ان کی واہ واہ کے خواہشمند کہ کیا خوش تقریر یا موثر واعظ ہے۔

دینی واعظوں میں سے پہلی قسم کے واعظ بھی فتوحات ہی کا ارادہ کرتے ہیں۔ مگر ملکی فتوحات سے ان کی فتوحات نرالی ہوتی ہیں۔ ان کی فتوحات یہ ہوتی ہیں۔ کہ برائیوں پر فتح حاصل کریں۔ نیکی کی حکومت کو وسیع کریں۔

جیسی واعظوں کی دو قسم ہیں۔ ایسی ہی سننے والوں کی بھی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ ایک وہ جو محض اللہ کے لئے سنتے ہیں کہ اس کو سن کر اپنی اصلاح کریں اور دوسرے جو اس لحاظ سے سنتے ہیں کہ واعظ ان کا دوست ہے' یا کوئی ایسے ہی تعلق رکھتا ہے۔ یعنی واعظ کی خاطر داری سے۔ اب تم دیکھ لو کہ تمہارا واعظ کیسا ہے اور تم سننے والے کیسے؟ تمہارا دل ساتھ ہے۔ اس کا فیصلہ تم کر لو۔ میں جس نیت اور غرض سے کھڑا ہوا ہوں۔ وہ میں خوب جانتا ہوں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ دردِ دل کے ساتھ خدا ہی کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔

(از خطبہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۳)

سانحہ ارتحال

○ محترم پروفیسر چوہدری عطاء اللہ صاحب نائب ناظر مال آمد مورخہ ۹۔ جنوری ۹۵ء رات نو بجے ۔قضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ ۱۹۱۶ء میں پیدا ہوئے تھے آپ کے والد حضرت چوہدری مولا بخش صاحب نمبردار چک ۳۵ جنوبی سرگودھا بانی سلسلہ احمدیہ کے رفیق تھے۔ لمبا عرصہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بطور صدر شعبہ فارسی تدریس کا کام کیا۔ پھر ریٹائرمنٹ کے بعد تقریباً عرصہ بیس سال سے بطور نائب ناظر مال آمد خدمت سلسلہ بجا لاتے رہے تھے۔ حضرت منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے بھی امتحان منشی فاضل کی تیاری کے سلسلہ میں آپ سے استفادہ کیا۔ بہت نیک' دعاگو منکسر مزاج بزرگ تھے۔

آپ موصی تھے۔ مورخہ ۱۰۔ جنوری کو محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بعد نماز عصر بیت مبارک میں جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

درخواست دعا

○ مکرم سید محمد احسن اسماعیل صدیقی صاحب آف گوجرہ کچھ عرصہ سے پیشاب کی تکلیف کی وجہ سے صاحبِ فراش ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

تبدیلی فون نمبر

○ محترم مرزا عبد الحق صاحب صوبائی امیر کا سرگودھا شہر میں فون نمبر بدل کر
724553
ہو گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمائیں۔

اسباب سے کام نہ لینا اور نری دعا سے کام لینا یہ آداب دعا سے ناواقفی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۲- صلح ۱۳۷۴ ھش ۱۲- جنوری ۱۹۹۵ء

بد ظنّی سے بچو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کیلئے) فرماتے ہیں

اگر دِل میں تمہارے شر نہیں ہے
تو پھر کیوں ظنِّ بد سے ڈر نہیں ہے
کوئی جو ظنِّ بد رکھتا ہے عادت
بدی سے خود وہ رکھتا ہے ارادت
گمانِ بد شیاطیں کا ہے پیشہ
نہ اہلِ عِفّت و دیں کا ہے پیشہ
تمہارے دل میں شیطاں دے ہے بچّے
اسی سے ہیں تمہارے کام کچّے
وُہی کرتا ہے ظنِّ بد بِلا رَیب
کہ جو رکھتا ہے پَردہ میں وُہی عَیب
وہ فاسق ہے کہ جس نے رہ گنوایا
نظر بازی کو اِک پیشہ بنایا
مگر عاشق کو ہرگز بد نہ کہیو!
وہاں بدظنیّوں سے بچ کے رہیو
اگر عُشّاق کا ہو پاک دامن
یقیں سمجھو کہ ہے تریاق دامن
مگر مشکل یہی ہے درمیاں میں
کہ گُل بے خار کم ہیں بوستاں میں
تُمہیں یہ بھی سناؤں اس بیاں میں
کہ عاشق کِس کو کہتے ہیں جہاں میں
وہ عاشق ہے کہ جس کو حسبِ تقدیر
محبّت کی کماں سے آ لگا تیر
نہ شہوت ہے نہ ہے کچھ نفس کا جوش
ہوا اُلفت کے پیانوں سے مدہوش
لگی سینہ میں اُس کے آگ غم کی
نہیں اس کو خبر کچُھ پیچ و خم کی

درّثمین

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کیلئے) کے اس منظوم ارشاد سے پتہ چلتا ہے کہ ہر برائی کی جڑ ہمارے دل میں شر کا موجود ہونا ہے۔

فرماتے ہیں :-

"اگر دل میں شر نہ ہو تو انسان ظنِ بد نہیں کرتا۔ ہر شخص کو نیک نظر سے دیکھتا ہے اور اسکے متعلق نیک خیالات رکھتا ہے اور اسکے عکس کے طور پر لوگ بھی اسکی اچھائی سے باخبر ہو جاتے ہیں۔"

حقیقت یہ ہے جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے :-

"جو شخص کسی کے متعلق برا سوچتا ہے دراصل وہ برائی اس کے اپنے دل میں موجود ہوتی ہے اور اس کا عکس باہر آتا ہے جو برائی اس کے دل میں ہوتی ہے وہ اس کی زبان پر آجاتی ہے اور وہی ظنِ بد بن جاتی ہے۔"

"حضرت صاحب اس بات کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ظن بد اصل میں اچھے لوگوں کا پیشہ نہیں ہے۔ یہ ان لوگوں کا پیشہ ہے جو شیطان صفت ہیں۔ جو نیک لوگوں کے کام میں ان کی باتوں میں کیڑے نکالتے ہیں حالانکہ وہ کیڑے دراصل ان کے اندر ہوتے ہیں اور حضرت صاحب نے ان کیڑوں کو شیطان کے بچے بھی فرمایا ہے۔ ایسے لوگ جو دوسروں پر بدظنی کرتے ہیں ان کے متعلق غلط خیالات رکھتے ہیں اور ان غلط خیالات کا جان بوجھ کر اظہار کرتے ہیں وہ ہیں جنہیں فاسق کہا جا سکتا ہے۔

ہر وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ سے محبت ہو اور جو اللہ تعالیٰ کے احکام پر پابند رہنا چاہتا ہو وہ پاک دامن ہوتا ہے اور اس کا دامن تریاق ہے۔ نہ صرف اپنے لئے بلکہ دوسروں کے لئے بھی۔ اچھے خیالات رکھنا اچھے خیالات کا اظہار کرنا نہ صرف اپنی ذات کے لئے مفید ہے۔ بلکہ معاشرے میں بھی صلح و صفائی کا باعث بنتا ہے۔ یہ کہ ایسے لوگ بہرحال موجود ہیں جو بدظنی کرتے ہیں۔ اس کی مثال حضرت صاحب نے یہ دی ہے کہ جس طرح پھول کانٹے کے بغیر بہت کم ہو سکتے ہیں اسی طرح ہمارے معاشرے میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو دوسروں پر بدظنی کرتے ہیں۔ بعض اوقات بدظنی کر کے وہ نادم بھی ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ بدظنی ان کی عادت بن جاتی ہے اس لئے وہ اکثر بدظنی ہی کرتے رہتے ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے عاشق ہیں جو لوگ ہمیشہ اچھی بات کرنا چاہتے ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرنا چاہتے ہیں اور ایک شمّہ بھر بھی ان سے پرے نہیں ہٹنا چاہتے ظنِّ بد سے ہمیشہ بچتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بدظنی سے بچائے۔

○

ہم نے ہر بُت کو بھی خُدا ہی کہا
ناروا تھا جِسے روا ہی کہا

ہم نہ سمجھے ہماری نا سمجھی
آپ نے جو کہا بجا ہی کہا

اب نہ گلشن نہ آشیانہ رہا
ہم نے طُوفاں کو بھی صبا ہی کہا

غلطی ہائے نُطق و معنی کو
عقل و دانش کی انتہا ہی کہا

جھُوٹ کو سچ سمجھ کے اپنایا
کَج ادائی کو بھی اَدا ہی کہا

ہائے یہ کاروانِ سادہ دِلاں
رہزنوں کو بھی رہنما ہی کہا

ہے کوئی جو یہ کہہ سکے اُس نے
جو بھی کہنا تھا بَرملا ہی کہا

کیا علاج اُس مریض کا ناہید
جس نے ہر دَرد کو دوا ہی کہا

عبدالسنان ناہید

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت : دو روپے

زباں کے زخم کا اب اندمال کیا ہوگا
نہ ہو سکا تو تمہارا بھی حال کیا ہوگا
جو بات آئی ہے منہ پر وہ کہہ تو دو لیکن
یہ سوچنا بھی ہے لازم، مآل کیا ہوگا

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں :-

پس (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) کی دیکھیں کتنی ضرورت تھی- شروع میں ہی خدا سے یہ التجا کرنے کی ضرورت تھی کہ عبادت تو تیری ہی کرتے ہیں اور کسی اور کی نہیں کرتے- تیری کرنا چاہتے ہیں کسی اور کی نہیں کرنا چاہتے مگر اے خدا بہت مشکل رستہ ہے- تیری مدد کے بغیر ہم وہ دعا بھی نہیں کر سکتے جو دعا تو ہمیں سکھا رہا ہے اور ابھی آنے والی ہے- پس (اور تجھ سے ہم مدد مانگتے ہیں) کا یہ پہلو (ہم کو سیدھے راستہ پر چلا) کے ساتھ جڑا ہوا ہے اور اس کا مطلب یہ بنے گا کہ اے خدا! ہمیں اس سچی دعا کی توفیق عطا فرمادے- اور امر واقعہ یہ ہے کہ جب آپ اس سارے مضمون کو قرآن کے بیان کی روشنی میں پڑھتے ہیں اور سمجھتے ہیں تو یہ دعا بہت مشکل اور مشکل سے مشکل تر ہوتی چلی جاتی ہے- بہت سے ایسے مقام آتے ہیں کہ جب انسان کا دل کانپ جاتا ہے' ڈر جاتا ہے اور اسے اس دعا کی تفصیل کے ساتھ ہمت نہیں پڑتی-

ان دعا کرنے والوں کی وہ تفصیل جو قرآن کریم نے ہمارے سامنے ایک تاریخ کی صورت میں کھول کر رکھ دی ہے اس تفصیل کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ دعا مانگنے کی ہمت نہیں پڑتی- پس -(ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) کی شدید ضرورت ہے کہ مدد مانگی جائے کہ اتنی اتنی ہمیں دعا سکھا' اتنی اتنی دعا مانگنے کی توفیق عطا فرما جو تیری مدد سے آسان ہوتی چلی جائے اور طبعاً" سچائی کے ساتھ دل سے اٹھے نہ کہ بناوٹ کے ساتھ ہونٹوں سے نکلے-

اس ضمن میں میں نے قرآن کریم کے آغاز سے لیکر آخر تک چند قرآنی بیانات کو اس دعا کے ساتھ منسلک کرکے آپ کے سامنے پیش کرنے کا ارادہ کیا لیکن جب میں نے سورہ بقرہ سے بات شروع کی تو یہ مضمون اتنا بڑھ گیا کہ ناممکن تھا کہ ایک' دو' تین' چار' پانچ' دس جمعوں میں بھی اس کا حق ادا کیا جائے- پس میں نے کچھ نمونے سورہ بقرہ سے آپ کو سمجھانے کے لئے کہ جب آپ قرآن کریم کا مطالعہ کریں گے تو اس دعا کے ساتھ منسلک کرکے مطالعہ کریں اور پھر ہر دفعہ یہ سوچیں کہ میں یہ دعا مانگا کرتا ہوں اور آئندہ بھی یہ دعا مانگا کروں گا اور پھر میں نے کچھ ٹکڑے کہیں سے' کچھ ٹکڑے کہیں سے غرضیکہ چند نمونے قرآن کریم کی مختلف جگہوں سے اکٹھے کئے تاکہ آپ کو اس دعا کا مطلب سمجھاؤں جو ہم سب روزانہ بار بار مانگتے ہیں اور اکثر ہم میں سے جانتے ہی نہیں کہ ہم کیا مانگ رہے ہیں- پس جو کچھ آپ مانگیں ہوش سے مانگیں- سمجھ کر مانگیں کہ کیا مانگا جا رہا ہے- پھر اللہ تعالیٰ سے فضل کی امید رکھیں اور اس سے رحم کے طلبگار ہوں کہ وہ ان مشکلوں کو ہمارے لئے آسان کردے جو ہم ہوش مندی کے ساتھ خود خدا سے طلب کر رہے ہیں-

دیکھیں! ایک چھوٹے سے معاہدے کے لئے جو دنیا کے سودوں میں کیا جاتا ہے آپ ایک قابل وکیل سے مدد چاہتے ہیں- اس سے مدد چاہتے ہیں کہ کہیں دھوکے میں مبتلا نہ ہو جائیں- کوئی ایسی بات معاہدے میں نہ لکھی جائے جس کو ہم نبھا نہ سکیں- تو وہ معاہدہ جو قرآن کریم کا معاہدہ ہے جسے خدا میثاق قرار دیتا ہے اس پر عمل کرنے سے پہلے' اس پر دستخط کرنے سے پہلے معلوم تو ہونا چاہئے کہ کس بات پر دستخط کیے جا رہے ہیں لیکن چونکہ دنیا والے غلطیوں کو معاف نہیں کیا کرتے اور ایک ایک قطرہ خون کا حساب مانگتے ہیں اس لئے دنیا کے معاہدوں میں تو انسان غلطی کرے تو ساری عمر اس کا خمیازہ بھگتتا رہتا ہے لیکن یہ معاہدہ ایک ایسی ذات سے کیا جا رہا ہے جو بے حد غفور و رحیم ہے جو قدم قدم پر بخشش کے وعدے بھی کرتی ہے- وہ عجیب طرح سے حساب کرتی ہے- اچھا! یہ بھی معاف کر دیتا ہوں- یہ بھی میں معاف کر دیتا ہوں- یہ بھی معاف کر دیتا ہوں اور یہ بھی معاف کر دیتا ہوں یہاں تک کہ اس کی معافیوں کا سلسلہ اس کے حساب طلب کرنے والے سلسلے پر غالب آ جاتا ہے اور اس کی رحمت ہر انسان کی لغزش کو ڈھانپ لیتی ہے پس اگر اور نہیں تو یہ مضمون ہی انسان کے دل کے لئے تسلی کا موجب بن جاتا ہے کہ ہمارا خدا ایسا خدا ہے جو اگر چاہے تو ان کو بھی معاف فرما دیتا ہے جن کے اعمال تمام تر اچھے نہیں تھے- انہوں نے بدیاں بھی کیں اور اچھے اعمال بھی کئے- اچھوں اور بروں کو ساری عمر ملائے رکھا اور کبھی ان کو توبہ کی یہ توفیق نہیں ملی کہ زندگی کے کسی موقعہ پر وہ یہ کہہ سکیں کہ اب ہم اپنی بدیاں جھاڑ کر نیکیوں میں داخل ہو چکے ہیں- عمر بھر وہ نیکیوں اور بدیوں کے ساتھ ملے جلے رہے اور اسی طرح گھسٹتے گھسٹتے خدا کے قرب کی راہوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرتے رہے- فرمایا: میں چاہوں تو انہیں پکڑ لوں اور ان کی بدیوں کی سزا دوں اور اگر چاہوں تو ان کو معاف کردوں اور بہت ایسے ہیں جن کو میں معاف بھی کر دیتا ہوں تو پھر انسان اس بات سے سہارا لیتا ہے کہ میثاق پر ہم دستخط تو کر بیٹھے ہیں لیکن اب اس میثاق کی شرائط پر پورا اترنے کے لئے خدا ہی سے مدد طلب کریں گے اور اگر ہم اس میثاق پر پورا اترنے والے جو اولین لوگ ہیں جو سابقون کا گروہ ہے ان جیسے نہ بھی بن سکتے ہوں تو ہم یہ التجائیں کریں گے کہ اے خدا! ان ادنیٰ لوگوں میں ہی شامل فرمادے جنہوں نے عمر بھر دیانت داری سے میثاق پر عمل نہیں کیا تو میثاق پر عمل کرنے کی تمنا تو رکھتے تھے- کوئی خواہش تو ان کے دل میں تھی- بے چینی تو ہوا کرتی تھی- جب وہ گناہ کرتے تھے تو بے قرار ضرور ہو جایا کرتے تھے- گناہوں کے بعد مطمئن نہیں رہتے تھے بلکہ تڑپ کر زندگی گزارتے تھے- پس اے خدا! ہمیں ان لوگوں میں ہی شامل فرمادے اور اگر قافلے کے سر پر چلنے والوں میں شامل نہیں تو اس قافلے کے آخر پر اس کی دُم میں گھسٹتے ہوئے لوگوں میں ہی شامل فرمادے لیکن رستہ وہ ہو (جن پر تو نے انعام نازل فرمایا) کہ جن پر تو نے انعام کیا- مغضوب کے رستے پر ہمیں نہ ڈالنا-

پس اب میں آپ کو لکھے ہوئے مضمون میں قرآن کریم کے واقعات کو دعاؤں کی شکل میں ڈھال کر پیش کرتا ہوں- قرآنی آیات میں یہ مضمون دعاؤں کی صورت میں ظاہر نہیں فرمایا گیا مگر قرآن سے واقعات لیکر اور قرآن کی نصیحتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے' اوامر اور نواہی کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں چند نمونے آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ جب ہم (چلا ہم کو سیدھے راستہ پر- ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام فرمایا) کہتے ہیں تو وہ کون سے انعام یافتہ لوگ ہیں جن کے رستہ پر چلنے کی ہم دعا کرتے ہیں- گویا ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اے خدا! ہمیں ان انعام یافتہ لوگوں کے رستہ پر چلا جو غیب پر ایمان لاتے ہیں- نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور جو کچھ بھی تو نے ان کو عطا کیا ہے اسے تیری راہ میں خرچ کرتے چلے جاتے ہیں اور (— — — — —) پر اتاری ہوئی تعلیم پر اور سب گذشتہ تعلیمات پر ایمان لاتے ہیں اور آئندہ ہونے والی موعود خبروں پر بھی یقین رکھتے ہیں- اے خدا! ہمیں ان لوگوں کے رستے پر چلا جو اپنی مرادوں کو پالیتے ہیں-

اور اے خدا! ہمیں ان لوگوں کے رستوں پر چلا جنہوں نے تجھے اپنا بھی رب تسلیم کیا اور ان کا رب بھی تسلیم کیا جو پہلے گزر چکے تھے اور تقویٰ کی راہوں پر چلے-

اے خدا! ہمیں ان لوگوں کی راہ دکھا جن کو تو نے سدا بہار جنتوں کی بشارت دی ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں-

اور اے خدا! ہمیں ان لوگوں کی راہ دکھا جو ہر اس درخت کے پھل سے احتراز کرتے ہیں جس کا کھانا تو نے منع فرمادیا ہے- اور اس پھل کی طرف ہاتھ نہیں بڑھاتے جسے تو نے ممنوع قرار دیا-

اے خدا! ہمیں ان لوگوں کا رستہ دکھا جو ہمیشہ تیری نعمتوں کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور جو عہد تجھ سے باندھا ہے اس پر پختگی سے قائم رہتے ہیں-

ہمیں ان لوگوں کی راہ پر چلا جو ہر اس تعلیم پر ایمان لاتے ہیں جو اس تعلیم کی تصدیق کرتی ہے جو قرآن میں اتاری گئی اور تیری آیات کو ادنیٰ اغراض کی خاطر بیچ نہیں ڈالتے اور صرف تیرا ہی تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جھوٹ کی ملونی سے پاک اور خالص دل رکھتے ہیں جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور (-) ادا کرتے ہیں اور تیرے حضور جھکنے والوں کے ساتھ ہر مقام اطاعت پر جھک جاتے ہیں-

ان لوگوں کا رستہ دکھا جو صبر اور دعاؤں کے ذریعہ سے تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تیرے حضور عاجزی اور تذلل اختیار کرتے ہیں اور تیرے حضور عاجزی اور تذلل اختیار کرنا ان پر بھار نہیں ہوتا' ان پر گراں نہیں گزرتا' وہ جو یہ امید لئے بیٹھے ہیں کہ اپنے رب سے ضرور ملاقات کریں گے اور بالآخر اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں-

اے خدا! ہمیں وہ نعمتیں بھی عطا کر جو پہلی امتوں کو عطا کی گئیں اور اپنے ان فضلوں سے بھی نواز جن کے ذریعے تو نے پہلی امتوں کو تمام جہانوں پر فضیلت عطا فرمائی تھی اور ان خوش نصیبوں میں سے بنا جو ان کی مثالیں زندہ کرنے والے ہیں- جنہوں نے تیری نعمتوں کے گیت گائے اور تیرے ذکر کو بلند کیا-

ہمیں ان انعام یافتہ لوگوں کے رستے پر چلا جو مواخذہ کے اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جبکہ کوئی جان کسی دوسری جان کے کام نہیں آئے گی اور اس کی کوئی شفاعت کسی کے حق میں قبول نہ کی جائے گی- اور کسی جرم کے بدلے اسے کوئی مدد میسر نہ آئے گی-

ہمیں ان لوگوں کی راہ پر چلا جن کی لغزشوں کو تو نے معاف فرما دیا اور تیرے عفو کے نیچے وہ تیرے بے انتہا شکرگزار بندے بن گئے اور ان لوگوں کی راہ پر چلا جن کو جب کتاب اور فرقان عطا کئے گئے تو ان کی ہدایت سے انہوں نے خوب استفادہ کیا-

اے خدا! ہمیں ان لوگوں کی راہ پر چلا جن کی خطاؤں کو تو نے معاف فرما دیا اور ان محسنوں کی راہ پر چلا جنہیں تو نے احسان کی توفیق بخشی اور ان کے حسن و احسان کو اور بڑھا دیا-

اور ہمیں ان لوگوں کی راہ پر چلا جو تجھ پر اور جزاء سزا کے دن پر حقیقی ایمان لائے اور

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری عطاء الرحمان محمود- ربوہ

آغازِ سالِ نو اور محاسبۂ نفس

وقت ایک تسلسل کے ساتھ گزر رہا ہے جو لحہ گزر گیا واپس نہیں آئے گا۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو دن' مہینے اور سال گزرنے سے بظاہر انسانی زندگی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

وقت کی رفتار کا یہ دھارا ایک لحاظ سے انسانی زندگی پر اثر انداز بھی ہوتا ہے۔ اور اگر انسان خواہش یا کوشش کرے تو اس سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

وقت کی تقسیم جو سیکنڈوں سے شروع ہو کر سالوں تک چلتی ہے۔ ہر لمحہ انسان کو یہ پیغام دیتی ہے کہ وقت ایک ایسی دولت ہے جو انسان کو زندگی میں صرف ایک بار ہی ملتی ہے اور اس کا اچھا یا برا استعمال انسان کی اپنی صوابدید پر منحصر ہے۔ اچھا استعمال خوبصورت یادیں چھوڑ جاتا ہے جبکہ برے استعمال کے نتیجے میں پچھتاوے رہ جاتے ہیں۔

وقت کے اسی اچھے اور برے استعمال کی کوکھ سے احساس بیدار ہوتا ہے کہ ہم نے یہ وقت اچھا بسر کیا آئندہ اس سے بھی اچھا بسر کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہمارے یہ لمحے خوبصورت تھے آئندہ انہیں خوبصورت ترین بنانے کی مساعی کریں گے۔ اسی طرح اگر وقت کا صحیح استعمال نہ کر سکے۔ وقت کی دولت سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ اپنی ناکامیوں اور نامرادیوں کو کامیابیوں اور کامرانیوں میں تبدیل نہ کر سکے تو انسان کو اپنا محاسبہ کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ وہ وقت کی ان اکائیوں کی گزر گاہ پر کھڑے ہو کر یہ سوچتا ہے کہ کاش ایسا نہ ہوتا اور کاش ایسا ہوتا۔ اگر انسان کے اندر یہ احساس بیدار ہو جائے تو سمجھئے کہ اس نے کامرانی کی طرف سفر شروع کر دیا ہے۔ یہی وہ موڑ ہے جو انسانی زندگی میں ایک انقلاب برپا کر سکتا ہے۔ انسانی زندگی کا رخ تبدیل کر سکتا ہے۔ گرے ہوؤں کو رفعتیں اور بھٹکے ہوؤں کو منزلیں مل سکتی ہیں۔ یہ وہ مقام ہے جہاں اپنے ماضی کو سامنے رکھ کر مستقبل کو تابناک اور درخشندہ بنایا جا سکتا ہے۔

ہمارے پیارے امام نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ دسمبر ۱۹۹۴ء میں ہمیں اسی طرف توجہ دلائی ہے کہ سالِ نو کو خوش آمدید کہتے اور سال گزشتہ کو الوداع کرتے ہوئے ہمیں کچھ عہد باندھنے چاہئیں کہ ہم اپنی زندگیوں میں کس طرح انقلاب برپا کر سکتے ہیں؟ ہم ماضی کی غلطیوں سے کس طرح بچ سکتے ہیں؟ ہم آئندہ نیکی میں کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟ وقت کے اس بہتے دریا سے کچھ لمحے نکال کر اگر ہم سوچیں گے تو یقیناً کامیاب ہوں گے۔

ایک عام انسان پر زندگی میں کچھ نہ کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ جن سے عہدہ برآ ہونے کے لئے وہ محنت اور کوشش کرتا ہے۔ انہی ذمہ داریوں کی بہتر ادائیگی کو ایک کامیاب اور مطمئن زندگی کے لئے لائحہ عمل اور معیار بنایا جا سکتا ہے۔

احمدی ہونے کے ناطے ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں کیونکہ ہم وہ قوم ہیں جس کے ذریعے ساری دنیا میں دین حق نے غالب آنا ہے' جنہوں نے شیطانی قوتوں کو ناکام و نامراد کرتے ہوئے صداقت کا علم و بلند و بالا کرنا ہے' جنہوں نے خدا تعالیٰ کی توحید کو از سرِ نو دنیا میں قائم کرنا ہے

ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے نئے سال کے حوالے سے ہمیں بعض اہم کام کرنے ہوں گے۔ نئے عزم اور ارادے باندھنے ہوں گے۔ اپنی سابقہ کوتاہیوں اور غلطیوں سے سبق سیکھتے ہوئے مستقبل میں قدم رکھنا ہو گا۔ ایک نئے جوش اور ولولے کے ساتھ سال کا آغاز کرنا ہو گا۔

سب سے پہلا کام تو یہ ہے کہ ہم اپنا محاسبہ کرتے ہوئے سال گزشتہ کی ناکامیوں اور کامیابیوں کو سامنے رکھ کر خدا تعالیٰ کے حضور یہ عرض کریں کہ ہم اپنی سابقہ کوتاہیوں اور غلطیوں کو تسلیم کرتے ہیں اور صدق دل سے معافی کے خواستگار ہیں۔ تو رحم کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ ہماری غلطیوں اور قصوروں کو معاف فرما اور ہم سے درگزر فرما۔

سال گزشتہ میں جو کامیابیاں حاصل ہوئیں ان کو سامنے رکھتا ہوئے یوں دعاگو ہوں کہ مولا کریم یہ کامیابیاں محض تیرے فضل و کرم اور رحمتِ بے پایاں کے طفیل نصیب ہوئی ہیں۔ ان کے حصول میں ہماری کسی کوشش اور عمل کا دخل نہیں تھا۔ یہ محض تیرا احسان ہے۔

مستقبل کا تصور کر کے دعا کے لئے یوں ہاتھ اٹھائیں کہ باری تعالیٰ ہم ہر خیر کی تجھ سے ہی طلب کرتے ہیں اور ہر شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ تو ہمیں توفیق بخش کہ ہم ماضی کی غلطیوں سے بچنے والے ہوں اور تیرے فضلوں کو جذب کرنے ہوں۔

اس دعا کے ساتھ آغاز کرتے ہوئے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ کرنی چاہئے جنہیں ذیل میں چار حصوں میں بیان کیا جا رہا ہے۔

۱- مذہبی ذمہ داریاں انسان اور مذہب کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ مذہب انسان پر جو ذمہ داریاں عائد کرتا ہے ان میں سے اہم ترین ذمہ داری یہ ہے کہ ایک انسان کا اپنے رب کے ساتھ حقیقی اور زندہ تعلق قائم ہو جائے۔

دوسری بات روزانہ صبح کے وقت قرآن کریم کی تلاوت ہے جائزہ لیں کہ کیا روزانہ تلاوت قرآن کریم کی توفیق ملتی رہی اور اگر نہیں تو کیوں؟ اور آئندہ سال کے لئے اس کیوں کا توڑ ڈھونڈیں۔

ایک ذمہ داری مالی قربانی میں حصہ لینا ہے۔ جائزہ لیں کہ کیا سال گزشتہ میں اپنی آمد کے مطابق چندہ جات ادا کرتے رہے ہیں اور خدا نخواستہ اگر کہیں کمی رہ گئی ہو تو نئے سال میں اس کمی کو دور کرنے کا عہد کریں۔

چوتھی بات دعوت الی اللہ ہے جائزہ لیں کہ سال گزشتہ میں اس تحریک میں کتنا حصہ لیا؟ کس قدر رابطے ہوئے؟ کتنے پھل ملے؟ کیا ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہم نے اپنی کوششوں کو انتہا تک پہنچا دیا تھا؟ اگر نہیں تو نیا سال نئے عہد کا تقاضا کرتا ہے ابھی سے اپنے ٹارگٹ مقرر کریں اور پھر ان کے حصول کے لئے کوشش شروع کر دیں۔

۲- گھریلو ذمہ داریاں آج کے معاشرے میں گھریلو ذمہ داریاں بہت اہمیت اختیار کر گئی ہے۔ ہمارا گھر کے معاملات میں کس قدر عمل دخل ہے؟ کتنی دلچسپی ہے؟ کتنا وقت دیتے ہیں؟ گھر والوں کا کتنا ہاتھ بٹاتے ہیں؟ بچوں کی تعلیم و تربیت کا کیا انتظام ہے؟

گھریلو ذمہ داریوں میں سب سے اہم مسئلہ بچوں کی تعلیم و تربیت کا ہے۔ بچے والدین معاشرے اور ملک کا مستقبل ہوتے ہیں۔ آیئے جائزہ لیں کہ گزشتہ سال ہم نے اس حوالے سے اپنے مستقبل کے لئے کیا منصوبہ بندی کی؟ کتنا وقت دیا؟ بچوں کی تعلیم و تربیت اور صحت جیسے معاملات پر کس قدر توجہ دی؟ اور پھر اس کی روشنی میں نئے سال کے لئے ایک لائحہ عمل ایک پروگرام مرتب کریں کہ آئندہ اپنی گھریلو ذمہ داریوں کو اس طریق پر نبھانے کی کوشش کرنی ہے۔

۳- معاشرتی ذمہ داریاں اس سال انسانی دنیا میں رہتے ہوئے ہمارے اوپر کچھ معاشرتی ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ معاشرہ لوگوں کے مل جل کر رہنے کا نام ہے۔ ہمارے تعلقات اپنے عزیز و اقرباء سے ہمسایوں سے اور دیگر لوگوں سے کیسے ہیں؟ ہمارا میل جول کیسا ہے؟ دوسروں کے جذبات کا ہم کس قدر لحاظ اور خیال رکھتے ہیں؟ یہ ایسی باتیں ہیں جن کے نتیجے میں معاشرے میں سنوار یا بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ ہمیں اپنے کردار کا جائزہ لینا چاہئے کہ سال گزشتہ میں معاشرتی اعتبار سے ہم نے کیا کھویا کیا پایا؟ اور نئے سال کے لئے ہمیں لائحہ عمل بنانا چاہئے کہ ہم اپنی ان معاشرتی ذمہ داریوں سے اس طریق پر عہدہ برآ ہوں کہ ہماری سعی اور کاوش کے نتیجہ میں ہمارا معاشرہ جنت نظیر نظر آنے لگے۔

۴- عالمی ذمہ داریاں جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے ایک عالمگیر جماعت ہے۔ کم و بیش (۱۴۰) ممالک میں ہمارے مراکز کام کر رہے ہیں۔ احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے ذریعے ہماری آواز دنیا کے ہر خطے اور ہر کونے میں پہنچ چکی ہے۔ اس لحاظ سے ہماری ذمہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں اور ہم اپنی ذات' اپنے گھر' اپنے معاشرے اور اپنے ملک کی سطح سے بہت اوپر نکل جاتے ہیں جہاں ساری دنیا اپنی ذات' اپنا گھر' اپنا معاشرہ اور اپنا ملک نظر آتی ہے۔ اس اعتبار سے ہمیں عالمی طور پر ویسی ہی کوشش اور محنت کی ضرورت ہے۔ جیسی ہم اپنی ذات اور گھر کے لئے کرتے ہیں۔ اپنی ذات اور گھر کے بناؤ سنگھار کے لئے جو پاپڑ انسان بیلتا ہے۔ ایک احمدی کو اپنی عالمی ذمہ داریوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی ذات اور گھر سے بھی زیادہ اپنی ذمہ داریوں کو نباہنے کے لئے کوشش اور محنت کرنی چاہئے تاکہ ساری دنیا ایک وجود ایک ذات' ایک گھر اور ایک معاشرہ بن جائے۔ کسی ایک کی خوشی سب کی خوشی اور کسی ایک کا دکھ سب کا دکھ بن جائے۔ اور دنیا اس کی عملی تفسیر بن جائے۔

"ایمان والوں کی مثال اپنی باہمی الفت اور مؤدت و محبت میں ایک جسم کی سی ہوتی ہے کہ جس کے ایک عضو کو کوئی تکلیف پہنچے تو سارا جسم ہی بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے"

کہ ہم سب آپس میں بھائی بھائی ہیں اور ہم میں سے کسی ایک کا دکھ ہم سب کا دکھ ہے اور کسی ایک کی خوشی سب کی خوشی ہے اگر نیک نیتی اور خلوص کے ساتھ اس بات پر عمل در آمد کر لیا جائے تو لاریب ہمارے معاشرے سے بدامنی' فساد اور نفرتیں خود بخود ختم ہو جائیں گی اور ہماری دنیا واقعۃً "جنت نظیر بن جائے گی آیئے ہم سب اس عزم عہد اور دعا کے ساتھ نئے سال کا آغاز کریں کہ ہم نے اپنی سب ذمہ داریوں کو بطریق احسن ادا کرنا ہے اور دنیا کو امن اور سکون کی آماجگاہ بنانا ہے۔

> اگر انسان خدا تعالیٰ کے احسانوں اور انعاموں کا مطالعہ کرے تو اس کے دل میں محبت کی ایسی لہر جوش مارتی ہے جو اسے بڑی سے بڑی قربانی کے لئے آمادہ کر دیتی ہے۔
>
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ

احمدیہ جماعت - کل اور آج

فصلوں اور پودوں کی کاشت اور جماعتوں کے قیام اور ترقی میں ایک گونہ مماثلت پائی جاتی ہے۔ ہمیں علم ہے کہ فصلوں اور باغات کی کاشت کے لئے زمین کی مناسب تیاری' اچھے بیج کا استعمال' آب پاشی وغیرہ کتنے ہی کام کرنے کے بعد کسان اس قابل ہوتا ہے کہ فصل یا درخت کے پھل سے متمتع ہو سکے۔ کافی تگ و دو کے بعد ایک ننھا سا پودا پیدا ہوتا ہے جو اپنی ابتدائی حالت میں انتہائی کمزور اور ناتواں ہوتا ہے اور اگر مالک اس کی اچھی طرح نگہبانی نہ کرے تو اس کے بڑھنے پھلنے پھولنے سے زیادہ امکانات اس کے ضائع ہو جانے کے ہوتے ہیں۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اس کی حالت بہتر ہوتی جاتی ہے۔ اس میں آہستہ آہستہ طاقت آتی جاتی ہیں۔ وہ مضبوط ہوتا جاتا ہے اس کو مزید پانی اور کھادیں دی جاتی ہیں پھر وہ جلدی جلدی بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور دنوں ہفتوں میں وہ بڑا پودا بن جاتا ہے۔ اس کی مزید شاخیں اور پتے نکلتے ہیں۔ شاخیں بلند ہونی شروع ہوتی ہیں لیکن ابھی بھی اس کی حیثیت ایسی ہوتی ہے کہ موسم کے گرم و سرد اور تیز ہواؤں کے جھکڑ اس کی حیات کا چراغ گل کر سکتے ہیں۔ اور کئی نسبتاً کمزور پودے اس کا شکار ہو بھی جاتے ہیں اور جو بچ جاتے ہیں وہ رفتہ رفتہ بڑے ہو کر قد آور پودوں میں بدل جاتے ہیں اس کا تنا مضبوط ہونے لگتا ہے۔ اس کے پتے بڑے اور ٹھوس ہو جاتے ہیں۔ اس کی شاخیں ایک سے دو میں اور دو سے چار میں تبدیل ہونے لگتی ہیں۔ پودا اپنی جڑیں زمین میں پھیلانے لگتا ہے۔ پودا فضاء سے روشنی اور آکسیجن حاصل کرتا ہے اور زمین سے اپنی جڑوں کے ذریعے خوراک حاصل کرتا رہتا ہے۔

دنوں اور ہفتوں کے گزرنے کے بعد مہینوں تک یہ پودا کمزور ہی رہتا ہے حتیٰ کہ اس کی زندگی کے چند سال گزر جاتے ہیں۔ اور وہ ایک درخت کی شکل اختیار کرتا جاتا ہے۔ پھر اس کو بیرونی پانی کی مدد کی ضرورت بھی کم ہوتی جاتی ہے۔ وہ از خود اپنی جڑیں دور دور تک پھیلا کر اپنی طاقت حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔

چند سال کے اندر اندر ایک معمولی سے بے حیثیت سے پودے سے ترقی کر کے یہ پودا ایک مضبوط درخت میں بدل جاتا ہے شاخیں بلند اور مضبوط اور اس کا تنا طاقت ور اور موٹا ہو کر ایک گھنا سایہ دار درخت بن جاتا ہے۔ جس پر پرندے آرام کرتے ہیں۔ اس کے پھل سے ایک دنیا سیر ہوتی ہے۔ اور اس کی شاخیں پتے پھل اور پھول کر بڑھ کر ایک بڑی جگہ کو گھیر لیتے ہیں جس کے سایہ میں مسافر آرام کرتے ہیں۔

اس حالت پر جب درخت پہنچ جاتا ہے تو کوئی طوفان' کوئی آندھی' کوئی سیلاب اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا وہ ہر ایسی افتاد کا مقابلہ کرتا ہے اور اپنی جڑوں پر قائم رہتا ہے اور یہ سب طوفان اور سیلاب اس کو نقصان پہنچائے بغیر گزر جاتے ہیں اور وہ اپنی افادیت سے دنیا کو فائدہ پہنچانے کے لئے قائم رہتا ہے۔

کئی ضرورت مند اس کی شاخیں بھی کاٹتے ہیں۔ مگر اس کی شاخ تراشی اس کی قوت کا سبب بنتی چلی جاتی ہے۔ جہاں سے ایک شاخ الگ ہوتی ہے خدا تعالیٰ اس کی جگہ کئی اور شاخیں پیدا کر دیتا ہے۔ اور یوں یہ درخت سالوں پر محیط ہو جاتا ہے۔ ایک کے بعد دوسری نسل اس کے سایہ تلے آرام کرتی ہے۔ اس کے پھل بھوکوں کی بھوک مٹانے کے لئے مسلسل کام کرتے آتے رہتے ہیں۔ اور زیادہ جانور اس کی گود میں پلتے ہیں اور چہچہاتے ہیں۔ اس کا سایہ خلق خدا کے علاوہ جانوروں کے لئے آرام کا موجب بنتا ہے۔ اس کے بیج کئی اور مزید درختوں بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں درختوں کی افزائش کا موجب بنتے ہیں۔

یہی حال (۔) جماعتوں کا بھی ہوتا ہے۔ جب ان کی ابتداء ہوتی ہے تو اسی ایک ننھے سے پودے کی طرح ان کی حیثیت کمزور اور ناقابلِ اعتناء ہوتی ہے۔ کوئی تاریخ دان کوئی مورخ ان کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ ہر کوئی انہیں معمولی سمجھ کر حقارت کی نظروں سے دیکھتا ہے مگر وقت کے ساتھ ساتھ مولا کریم کی رحمتوں اور فضلوں کے سائے تلے یہ ننھا سا پودا بڑھتا چلا جاتا ہے آخر ایک وقت آتا ہے کہ یہ ننھا سا پودا جس کی تخم ریزی ایک فردِ واحد نے اپنے ہاتھ سے کی تھی وہ ایک گھنا اور سایہ دار درخت بن جاتا ہے۔

اور جب یہ جماعت مضبوط اور تناور درخت بن جاتی ہے تو بعض لوگ حسرت و یاس سے اس کی عظمت اور اس کے پھیلاؤ کو دیکھتے ہیں اور حیران ہوتے ہیں کہ دیکھتے دیکھتے اور ان کی تمام کوششوں کے باوجود یہ کیسے ممکن ہو گیا۔

۱۸۸۹ء میں جب لدھیانہ میں پہلی بیعت کے ذریعے احمدیہ جماعت قائم ہوئی تو پہلے دن بیعتِ اولیٰ میں شامل ہونے والوں کی تعداد صرف ۴۰ تھی۔ ایک کے بعد ایک اور 'چراغ سے چراغ جلتا رہا' تاریکی چھٹتی گئی' نور کو طاقت حاصل ہوتی گئی' حتیٰ کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات کے وقت جماعت کی تعداد قریباً چار لاکھ ہو چکی تھی۔

لیکن ابھی تک یہ جماعت صرف ایک ملک میں محدود تھی۔ ہندوستان سے باہر یا تو اس کا وجود ہی نہ تھا یا اگر کوئی تھا بھی تو اکا دکا جماعت کی صورت میں۔

۱۹۱۳ء میں برطانیہ میں پہلا مشن قائم ہوا۔ جس نے فی الحقیقت ۱۹۱۴ء میں کام شروع کیا۔ اس کے چند سال بعد ۱۹۲۰ء میں ماریشس اور پھر امریکہ میں مربیان سلسلہ بغرض دعوت الی اللہ گئے۔ اس کے ساتھ ہی مغربی افریقہ میں جماعت قائم ہوئی۔ ہر سال ایک دو ملکوں میں جماعت قائم ہونے کا سلسلہ جاری رہا۔

یہ مشکلات احمدیت کے قافلے کو نہ روک سکیں۔ یہ پودا بڑھا اور بڑھتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ ایک مضبوط ناقابل شکست درخت بن گیا۔ اور آج دنیا کے ۱۴۰ سے زائد ممالک میں اس کے متعدد مشن ہاؤس' اور بیوت الحمد' اور لاکھوں ماننے والے موجود ہیں۔ اور آج وہ وقت آیا ہے کہ امام جماعت احمدیہ لندن سے خطاب فرماتے ہیں اور دنیا کے ہر کونے میں ان کی آواز سنی جانے لگی ہے اور ان کی تصویر دکھائی دینے لگی ہے۔ جو چمکار لندن سے روشن ہوتی ہے اس نے دنیا کے ہر کونے کو منور کر دیا۔

یہ امام جماعت احمدیہ الرابع حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کا بابرکت دورِ امامت ہے۔ حضرت صاحب لندن میں خطبہ دیتے ہیں اور ایشیا' افریقہ' امریکہ' آسٹریلیا اور جنوبی امریکہ سمیت دنیا کا ہر کونہ آپ کے بابرکت ارشادات سنتا ہے اور آپ کی نورانی صورت دیکھتا ہے۔

شائد آج وہ حوالہ زیادہ فِٹ بیٹھتا ہے جو مولوی ظفر علی خان نے جماعت احمدیہ کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ

"یہ ایک تناور درخت ہو چلا ہے اس کی شاخین ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں۔ کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کونٹ اور ڈیکارٹ اور ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہیں لاتے تھے غلام احمد قادیانی پر اندھا دھند آنکھیں بند کر کے ایمان لے آتے ہیں"

(تاریخ احمدیت جلد ۷ صفحہ ۴)

ڈاکٹر عبدالسمیع

ذیابیطس اور آنکھوں پر اس کا اثر

ذیابیطس ایک لاعلاج بیماری ہے جس کو صرف خوراک گولیوں یا انجکشن کے ذریعہ کنٹرول میں رکھا جا سکتا ہے اس بیماری میں. خون میں شوگر کی مقدار معمول سے زیادہ رہتی ہے اور گردے شوگر کو پیشاب کے ذریعہ خارج کرتے رہتے ہیں جوں جوں ذیابیطس کی بیماری پرانی ہوتی چلی جاتی ہے جسم کی باریک شریانیں بتدریج کمزور ہوتی چلی جاتی ہیں خواہ شوگر کتنی بھی کنٹرول میں رہے اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ جب ذیابیطس کی عمر دس سال ہو جاوے اس کے بعد اس بیماری کا آنکھوں پر اثر پڑنا شروع ہو جاتا ہے اور اس کا پہلا اثر۔

(۱) عینک کا نمبر جو تبدیل ہونا شروع ہو جاتا ہے اگر کسی آدمی کا عینک کا نمبر تیزی کے ساتھ بدلے تو نہ صرف آنکھوں کا معائنہ کروانا چاہئے بلکہ پیشاب اور خون میں شوگر کا بھی معائنہ ہونا چاہئے اور شوگر کو کنٹرول رکھنا چاہئے۔

(۲) DIABETIC CATARACT

یہ بھی سفید موتیا ہوتا ہے یہ موتیا صرف شوگر کی وجہ سے نمودار ہوتا ہے اور یہ موتیا ان نوجوان مریضوں میں اکثر ہوتا ہے جن کو جوانی میں ہی ذیابیطس کا مرض ہو جاتا ہے اس مرض کا علاج آپریشن ہے جس کے ذریعہ ایک نیا عدسہ آنکھ میں نصب کر دیا جاتا ہے اور آنکھ کی بینائی ٹھیک ہو جاتی ہے۔

(۳) پردہ بصارت پر اثر (یعنی RETINA پر اثر) جو باریک شریانیں پردہ بصارت کی باریک شریانوں کو غذا بہم پہنچاتی ہیں آہستہ آہستہ بند ہونا شروع ہو جاتی ہیں کچھ پھٹ بھی جاتی ہیں اور ان سے خون بہنے لگتا ہے اور اس میں کوئی درد نہیں ہوتا نہ ہی کوئی آنکھ میں سوجن ہوتی ہے Macula پر یہ بصارت کا وہ حصہ ہے جو باریک بینی کے کام آتا ہے اس پر بھی شریانوں سے پانی اور چربی نکل کر جمع ہونا شروع ہو جاتی ہے اور اس طرح انسان کی باریک نظر جو پڑھنے لکھنے کے

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چیچنیا کے تنازعے پر روس کی پیشکش

روس کے صدر مسٹر بورس یلسن نے کہا ہے کہ چیچنیا میں خون خرابہ ایک المیہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس تنازعے میں یورپ کی تنظیم برائے سلامتی اور تعاون کو اپنا کردار ادا کرنے کی دعوت کو تسلیم کرتے ہیں۔ اس تنظیم نے جو یورپی یونین کی تنظیم ہے یہ پیشکش کی تھی کہ وہ چیچنیا اور روس کے تنازعے کو حل کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کرنے کے لئے تیار ہے۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر نے بتایا ہے کہ روس کے وزیر خارجہ نے ان کو ٹیلی فون پر ایک گفتگو کے دوران اس پیشکش پر رضامندی کا اظہار کیا تھا۔ روسی وزیر خارجہ مسٹر کوزیروف نے کہا کہ وہ یورپی تنظیم برائے سلامتی و تعاون سے فائدہ اٹھانے کو تیار ہیں۔ تاہم اس مرحلے پر ابھی ایسا کوئی تعین نہیں کیا گیا کہ اس مسئلے کی کیا کیفیت ہوگی۔

درحقیقت چیچن افواج اور عوام کی زبردست قربانیاں رنگ لا رہی ہیں۔ کاکیشیا کی اس مختصر سی مسلمان ریاست نے جرات و بہادری کا جو مظاہرہ کیا ہے اس نے عالمی مبصرین کو حیران کر کے رکھ دیا ہے۔ روس جیسی زبردست طاقت کا ایک معمولی فوج سے مقابلہ کے بعد بار بار پسپا ہونا بتاتا ہے کہ چیچن افواج کس درجہ دلیری اور جرات کے ساتھ مزاحمت کر رہی ہیں۔

چیچن عوام کی دلیری اور بہادری نے روس کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ اس تنازعے کو حل کرنے کے لئے دوسری طرف بھی دیکھے۔

امریکہ کی ری پبلیکن پارٹی کے ایک سینیٹر نے بھی امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ روس کی امداد بند کر دے۔ یورپی یونین کی طرف سے بھی سخت رد عمل کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

امریکی اخبار لاس اینجلز ٹائمز میں شائع شدہ ایک تجزیے کے پیش نظر اب امریکہ روس کے صدر مسٹر بورس یلسن کی غیر مشروط حمایت ترک کرنے پر غور کر رہا ہے۔ یاد رہے کہ اس تنازعے کے آغاز کے وقت یہ کہا گیا تھا کہ امریکہ اس مسئلے کو روس کا اندرونی معاملہ سمجھتا ہے۔ لیکن چیچن عوام کی زبردست قربانیوں نے امریکہ کو بھی اپنی پالیسی میں تبدیلی لانے پر مجبور کر دیا ہے۔

امریکہ کی انتظامیہ پہلی بار ان خطوط پر غور کر رہی ہے کہ یہ جائزہ لیا جائے کہ صدر یلسن کی حکومت باقی بھی رہے گی یا نہیں۔ گذشتہ دنوں امریکہ کے صدر مسٹر کلنٹن نے روسی صدر کو ایک خط بھیجا ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ چیچنیا میں اپنی فوجی حکمت عملی پر نظر ثانی کریں بھاری تعداد میں شہریوں کی جانوں کا جو اتلاف ہو رہا ہے اس پر امریکی صدر نے اپنے عوام کی پریشانی کا اظہار کیا ہے۔

گذشتہ دو ہفتوں سے امریکی عہدیدار پوری سنجیدگی سے صدر یلسن کی کمزور سیاسی پوزیشن پر فکرمندی کا اظہار کر رہے ہیں۔ ایک امریکی عہدیدار نے کہا کہ صدر یلسن کی مقبولیت نیچے، نیچے اور نیچے گرتی جا رہی ہے۔

امریکہ کی طرف سے روس کے ساتھ تعلقات پر نظر ثانی کے بہت گہرے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ کم از کم اب تک تو یہی سمجھا جاتا تھا کہ روس کے مستقبل کے حوالے سے صدر یلسن مغربی اقوام اور امریکہ کی قابل اعتماد امید ہیں۔ سوویت یونین کے سابق صدر مسٹر گورباچوف کے مقابلے میں صدر یلسن کو مغربی اقوام نے اپنا آدمی قرار دیا تھا اب بھی اگرچہ صدر یلسن کو پسندیدہ قرار دیا جا رہا ہے مگر چیچنیا پر حملے سے جس طرح صدر یلسن کی بدنامی ہوئی ہے اس سے یہ تاثر ابھر رہا ہے کہ مسٹر یلسن جمہوریت پسندوں کی حمایت کھو رہے ہیں۔ اور اب ان کا انحصار پولیس اور فوج اور اپنے وزراء پر ہے۔

چنانچہ اب امریکی عہدیداروں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ وہ روس میں کسی فرد کی نہیں جمہوریت کی حمایت کرتے ہیں اور اس حمایت میں صدر یلسن کی ذات کا کوئی دخل نہیں۔ امریکی نائب صدر مسٹر الگور نے کہا کہ یلسن کی حمایت انفرادی طور پر نہیں کر رہے ہم ان کی حمایت اس لئے کر رہے ہیں کہ وہ جمہوری طور پر منتخب شخص ہیں۔

اب مبصرین یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ امریکی انتظامیہ کو دیر سے خیال آیا ہے۔ ان کو پہلے سے یہ بات سمجھ لینی چاہئے تھی کہ روس کے معاملات میں ان کا زیادہ تر انحصار صدر یلسن کی ذات پر رہا ہے امریکی انتظامیہ نے روس کی فوج کی صلاحیتوں کا اندازہ لگانے میں غلطی کی ہے ان کا خیال تھا کہ چیچنیا پر حملہ چند دن کی بات ہے اور پھر روس کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ ان کا خیال تھا کہ روس کے صدر اس مسئلے پر جمہوری طاقتوں کی حمایت حاصل کر لیں گے۔ مگر دونوں اندازے غلط ثابت ہوئے جس کی وجہ سے اب امریکی عہدیدار اپنی پالیسی پر نظر ثانی پر مجبور ہو چکے ہیں۔

☆ ○ ☆

امریکہ کی مہنگی تعلیم

امریکہ کے نظام تعلیم میں حال میں جو تبدیلیاں کی گئی ہیں اس سے خدشہ ہے کہ بہت سے غریب طلباء امریکی کالجوں اور یونیورسٹیوں سے باہر ہو جائیں گے۔

کونسل فار ایڈ ٹو ایجوکیشن (تعلیم کے لئے امداد کی کونسل) نے ایک رپورٹ میں جو حال ہی میں جاری کی گئی ہے بڑی سختی سے یہ بات بیان کی ہے کہ امریکن اعلیٰ تعلیم پر انوسٹمنٹ کے نام سے جو نیا ڈھانچہ تشکیل دیا جا رہا ہے اور تعلیم کے لئے سرکاری فنڈز میں جو کمی کی جا رہی ہے اس کی وجہ سے غیر سفید عام اور غریب طلباء کی کالجوں اور یونیورسٹیوں تک پہنچ ناممکن ہو کر رہ جائے گی۔

اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ امریکہ کے نظام تعلیم میں رقوم کی کمی اصل مسئلہ نہیں بلکہ وسائل کا صحیح اور درست استعمال اور تعلیمی نظام کی درستی اس مسئلہ کا حل ہے۔

☆ ○ ☆

فرانس عراق تعلقات پر اتحادیوں کی ناراضگی

فرانس ان ممالک میں شامل ہے جو عراق کے خلاف اقتصادی پابندیاں جاری نہیں رکھنا چاہتے۔ سیاسی اور سفارتی طور پر امریکہ کی ضد کے نتیجے میں عراق کے خلاف پابندیاں اٹھانے میں ناکامی کے بعد اب فرانس نے عراق کے ساتھ سفارتی روابط بحال کر لئے ہیں۔ اس اقدام پر فرانس کے اتحادیوں نے ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ اگرچہ یہ روابط باضابطہ طور پر سفیروں کی سطح پر بحال نہیں کئے گئے لیکن چونکہ ان ابتدائی روابط کا مطلب سفارتی تعلقات کی بحالی کی راہ کھولنا ہے اس لئے اس کے مغربی ساتھی اس پر ناراض ہیں۔

برطانیہ نے فرانس پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ فرانس کو اس اقدام سے پہلے اپنے یورپی اتحادیوں سے بات چیت کرنا چاہئے تھی۔ صدام حسین کا مقابلہ کرنے کی پالیسی میں یہ قدم مغربی طاقتوں کے اتحاد میں غیر معمولی دراڑ قرار دیا جا رہا ہے۔

برطانوی دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ عراق کی طرف سے کویت کے خلاف حالیہ دھمکیوں کے دور کے بعد فرانس کی طرف سے عراق میں انٹرسٹ سیکشن کا قیام گویا اسے اس کی دھمکیوں کا انعام دینا ہے۔

فرانس کے وزیر خارجہ مسٹر ایلین جوپے نے عراق میں اس سیکشن۔ جو سفارتی نمائندگی کا سب سے کم تر معیار ہے۔ کے اجراء کا اعلان پیرس میں عراقی نائب وزیراعظم مسٹر طارق عزیز سے ملاقات کے بعد کیا۔

واشنگٹن نے بھی فرانسیسی فیصلے پر شدید تنقید کی اور پیرس کو کہا ہے کہ وہ اس بارے میں وضاحت پیش کرے۔ امریکہ نے کہا کہ ہم ہرگز نہیں کہہ سکتے کہ یہ ایک بروقت اقدام ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ یہ ایک مثبت فیصلہ ہے یا اس سے معاملہ کے حل میں مدد ملے گی۔

امریکہ اور برطانیہ کے پریشان افسران نے یہ تسلیم کیا کہ فرانس نے ہمیں عراقی نائب وزیراعظم کے دورے کے بارے میں تو بتایا تھا لیکن اس فیصلے سے آگاہ نہیں تھا یہ فیصلہ یقیناً عراق کی فتح ہے۔

مسٹر طارق عزیز نے ناشتے پر مسٹر جوپے سے ایک طویل ملاقات کی۔ مسٹر جوپے نے بعد میں اعلان کیا کہ فرانس بہت جلد بغداد میں ایک انٹرسٹ سیکشن کھولے گا جو رومانیہ کے سفارت خانے میں واقع ہوگا۔

مسٹر جوپے جو امریکہ اور برطانیہ کے متوقع رد عمل سے آگاہ تھے اس موقع پر بہت محتاط تھے اور انہوں نے عراقی وفد سے کوئی خاص دوستی کا اظہار نہیں کیا اور وفد کے اراکین سے بھی اس وقت ہاتھ ملائے جب وہ ٹیلی ویژن کیمرہ مینوں کی دسترس سے باہر تھے۔

انہوں نے اپنے فیصلے کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل درآمد کے بارے میں کچھ پیش رفت ضرور ہوئی ہے لیکن ابھی بہت کچھ ہونا باقی ہے۔

اگرچہ امریکہ اور برطانیہ کا کہنا ہے کہ کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ اور روس کے سخت دباؤ پر اس نے کویت کو جو تسلیم کرنے کا اعلان کیا تھا اس کو بھی امریکہ اور برطانیہ کوئی اہمیت دینے کو تیار نہیں ہیں۔ امریکہ اور برطانیہ کا خیال ہے گذشتہ اکتوبر میں انہوں نے جو تیز رفتار فوجی کارروائی کی تھی اس کے نتیجے میں یہ تبدیلی آئی ہے۔

تازہ فیصلے کے نتیجے میں اس معاملے میں فرانس روس کا ہمنوا ہو چکا ہے جو کئی بار واضح طور کہہ چکا ہے کہ عراق کے خلاف اقتصادی پابندیاں ختم کی جائیں۔

○○○

انسان اپنی خیانت سے پکڑا جاتا ہے

ہم کسی کے دل کا حال تو جانتے ہی نہیں، سینہ کا علم تو خدا ہی کو ہے۔ مگر انسان اپنی خیانت سے پکڑا جاتا ہے اگر خدا تعالیٰ سے معاملہ صاف نہیں تو پھر بیعت فائدہ دے گی نہ کچھ اور۔ لیکن جب خالص خدا ہی کا ہو جاوے تو خدا تعالیٰ اس کی خاص حفاظت کرتا ہے۔ اگرچہ وہ سب کا خدا ہے مگر جو اپنے آپ کو خاص کرتے ہیں ان پر خاص تجلی کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۸۲۳۔ میں پروفیسر نعمت اللہ گورایا ولد چوہدری رشید احمد قوم گورایا پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی ساکن ڈوگری مسلم ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴۔۵۔۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۸۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد پروفیسر نعمت اللہ گورایا ڈوگری مسلم ضلع سیالکوٹ حال بلڈ بنک نمبر B۔ ۱۴ فرسٹ فلور کمرشل سینٹر سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی گواہ شد نمبر ۱ مرزا مبارک بیگ ولد مرزا منظم بیگ صاحب D/۳۰۳ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی گواہ شد نمبر ۲ عبدالقدیر ولد صوبیدار عبدالوہاب ۱/۳۸۸ B-III خرم کالونی مسلم ٹاؤن راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۹۸۲۴ میں رضیہ بیگم زوجہ محمد ابراہیم قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر ۵۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴۔۱۱۔۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) سلائی مشین مالیتی ۵۰۰ روپے (۲) حق مہر ادا شدہ ۴۰۰۰ روپے (۳) زیور طلائی ۴ تولے مالیتی ۱۶۵۰۰ روپے کل جائیداد ۲۱۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رضیہ بیگم زوجہ محمد ابراہیم ۱۰/۴۰ فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر ۱ عطاء اللہ مجیب ۱۱/۳۵ فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر ۲ عبدالغنی شاہ (سیکرٹری مال) وصیت نمبر ۵۸۴۴۔

مسل نمبر ۲۹۸۲۵ میں بلقیس اختر زوجہ رفیق احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴۔۹۔۱۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ ۱۰۰۰ روپے (۲) زیور طلائی وزنی ۶ تولے مالیتی ۲۴۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بلقیس اختر زوجہ رفیق احمد بھکی روڈ ناصر آباد شیخوپورہ گواہ شد نمبر ۱ غلام سرور طاہر نیو فرحت جیولرز سول کوارٹر روڈ شیخوپورہ گواہ شد نمبر ۲ ملک مبشر احمد ولد محمد مقبول ۱۱۸ اقبال پارک شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۹۸۲۶ میں ثمر شیریں بنت دلاور خان قوم مغل برلاس پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی ساکن چکوال ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴۔۱۱۔۱۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ثمر شیریں بنت دلاور خان محلہ احمدیہ دارالحمد جہلم روڈ چکوال گواہ شد نمبر ۱ ملک نذیر احمد ولد کرم دین پنوال روڈ چکوال گواہ شد نمبر ۲ ملک مبارک احمد ولد کرم دین محلہ احمدیہ چکوال۔

مسل نمبر ۲۹۸۲۷ میں صادقہ عندلیب بنت شیخ محمد صدیق قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیدائشی ۱/۴۲ دارالعلوم وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴۔۱۱۔۲۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک جوڑی طلائی بالیاں مالیتی ۲۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صادقہ عندلیب بنت شیخ محمد صدیق A۔ ۱/۴۲ دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد نمبر ۱ شیخ محمد صدیق (والد موصیہ) وصیت نمبر ۱۷۰۱۳ گواہ شد نمبر ۲ عبدالخالق ولد میاں محمد الدین ۷/۵۶ دارالعلوم وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۸۲۸ میں امتہ الرشید زوجہ عزیز مسعود خان قوم راجپوت بھٹی پیشہ ریٹائرڈ عمر ۵۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳۔۷۔۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی ۵ تولہ مالیتی ۲۳۲۰۰ روپے (۲) حق مہر بذمہ خاوند مالیتی ۱۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الرشید ساکن K۔۵۲۲ گلی نمبر ۲ کمیٹی محلہ ظفر الحق روڈ راولپنڈی گواہ شد نمبر ۱ ملک منصور احمد عمر وصیت نمبر ۱۶۵۵۱ گواہ شد نمبر ۲ ڈاکٹر محمد احسن خان وصیت نمبر ۵۱۲۰۔

بہترین رزلٹ والا
ڈش انٹینا
بمعہ مکمل سامان گارنٹی کے ساتھ
6 فٹ ۔/5500
اب صرف 8 فٹ ۔/7000
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 211274

اطلاعات و اعلانات

تقریب نکاح ورخصتانہ

○ عزیزہ عارفہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم رانا سلطان احمد خان ڈرائیور خدام الاحمدیہ پاکستان کا نکاح ہمراہ مکرم رانا افتخار توقیر امجد صاحب ابن مکرم رانا نذیر احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ج۔ب /۸۹ رتن ضلع فیصل آباد سے مورخہ ۲۳۔ دسمبر ۹۴ء بروز جمعۃ المبارک کو مکرم شیخ محمد نعیم صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے بعوض مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ اسی روز بعد از نماز جمعۃ المبارک رخصتانہ کی تقریب محلہ باب الابواب ربوہ میں منعقد ہوئی۔ مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم مال وقف جدید نے دعا کروائی۔

احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم چوہدری محمود وحید ڈوگر صاحب حال ٹورنٹو (کینیڈا) ابن چوہدری عبدالوحید ڈوگر صاحب ڈیفنس سوسائٹی لاہور کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے نومولود کا نام دانیال محمود ڈوگر تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم کرنل عبدالکریم صاحب ڈوگر کا نواسہ اور حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب آف کھاریاں رفیق حضرت بانی سلسلہ کا پڑپوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔

بقیہ صفحہ ۳

نیک اعمال بجالائے اور جن کو تو نے محفوظ اجر کی ضمانت دی اور سلامتی کا یہ پیغام دیا کہ کوئی خوف تم پر غلبہ نہ پاسکے گا اور لمبے غموں میں مبتلا نہیں کئے جاؤ گے۔

اے خدا! ہمیں ان لوگوں کے رستے پر چلا جنہوں نے تجھ سے یہ عہد باندھا کہ تیرے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور والدین سے اور اقرباء سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے حسن سلوک سے پیش آئیں گے اور تیرے بندوں سے نرم گفتاری سے کام لیں گے اور انہیں اچھی باتیں کہیں گے اور اسی طرح انہوں نے تیری عبادت کو قائم کرنے اور تیری راہ میں خرچ کرنے کا عہد کیا اور پھر وفا کے ساتھ ان عہدوں پر قائم رہے۔ (ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا ص ۱۶۳ تا ۱۶۷)

بقیہ صفحہ ۵

کام آتی ہے بتدریج کمزور ہونا شروع ہو جاتی ہے اس کو Diabetic کہتے ہیں یہ انتہائی خطرناک مرض ہے اگر خون کی نالیوں سے زیادہ خون نکل جاوے تو اس سے بینائی اچانک ضائع ہو جاتی ہے اسی طرح سے یہ بیماری فوری توجہ مانگتی ہے پہلے اس بیماری کا علاج کوئی نہیں تھا اب Lasertherapy سے اس کا علاج کیا جاتا ہے تاکہ نظر کو ضائع ہونے سے بچایا جاسکے بشرطیکہ مریض جلدی علاج کے لئے آجاوے اگر بینائی مکمل طور پر ضائع ہو چکی ہو تو پھر Lasertheraphy سے بھی نظر بحال نہیں کی جاسکتی۔ ایسے مریضوں کو اپنی آنکھوں کا بار بار معائنہ کرواتے رہنا چاہئے چونکہ اگر وقت ضائع ہو جاوے بیماری بڑھ جاوے تو پھر علاج کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا اگر مریض جلد آجاوے تو lasertheraphy کے مریضوں کی نظر کو بچایا جاسکتا ہے۔

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 11- جنوری-1995ء
آج دھوپ نکلی ہے۔
درجہ حرارت کم ازکم 5 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 12 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب اسمبلی میں پیپلزپارٹی کے ایک رکن نے ننگی گالیاں دیں جس پر ڈپٹی سپیکر نے انہیں ایوان سے باہر جانے کو کہا اور سارجنٹ ایٹ آرمز کو ہدایت کی کہ انہیں باہر نکال دیا جائے' فاضل رکن نے یہ حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ سارجنٹ ایٹ آرمز بھی ڈر گیا۔ بالآخر سپیکر نے ۱۵ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کردیا۔ دینی مدارس کے خلاف حکومتی ارکان نے بات کی تو اپوزیشن کے ایک رکن نے کہا کہ "مولویوں نے تمہارے بزرگوں کے نکاح پڑھائے ہیں" اس پر پیپلزپارٹی کے رکن برہم ہو گئے اور اپوزیشن رکن کو ننگی گالیاں دیں۔ دونوں رکن آستینیں چڑھا کر لڑنے کو تیار ہو گئے۔

○ کراچی میں مطب پر اندھا دھند فائرنگ سے حکیم اور مریض ہلاک ہو گئے۔ دو دیگر افراد بھی مارے گئے۔ موبائل پولیس پر فائرنگ کا ایک ملزم پکڑا گیا۔ پولیس مقابلے میں ایک ڈاکو ہلاک دو گرفتار کر لئے گئے۔

○ امریکی وزیر دفاع مسٹر ولیم پیری نے کہا ہے کہ کشمیریوں پر بھارتی فوج کے مظالم کا معاملہ اٹھائیں گے۔ وزیر اعظم سے ملاقات کے دوران پیری نے یقین دلایا کہ امریکہ' پاکستان اور بھارت سے مساوی سلوک کرے گا انہوں نے دونوں ملکوں میں ایٹمی دوڑ کا حوالہ دیا تو وزیر اعظم نے کہا کہ پاکستان یکطرفہ طور پر این پی ٹی پر دستخط نہیں کر سکتا۔

○ لاہور میں دو مساجد پر فائرنگ سے ۲۔ افراد جاں بحق ہو گئے دہشت گردوں نے صبح سات بجے سبزہ زار سکیم کی بلال مسجد پر اور اس کے بعد وفاقی کالونی کی جامع مسجد پر برسٹ مارے حملہ آور کار میں سوار تھے بلال مسجد میں فجر کے بعد درس قرآن ہو رہا تھا ایک نمازی امانت علی باہر نکلا تو ملزموں نے اس پر فائر کھول دیا وہ مسجد کے صحن میں موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا۔ اس کے بعد صبح ساڑھے سات بجے وہ جامع مسجد وفاقی کالونی میں پہنچے اور خطیب قاری یوسف کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا جو مسجد سے ہی ملحقہ ہے۔ قاری یوسف اور ان کا بھائی عبداللہ باہر نکلے تو ملزموں نے برسٹ مارا جس سے عبداللہ موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا اور قاری یوسف شدید زخمی ہوئے۔ قاری یوسف کا تعلق سپاہ صحابہ سے بتایا گیا ہے۔

○ سندھ میں انڈس ہائی وے کے مقام کھنوٹ کے قریب ڈاکوؤں نے شاہراہ بلاک کر کے لوٹ مار کی۔ پھر ۲۶۔ افراد کو اغوا کر لیا۔ نہ رکنے والی گاڑیوں پر فائرنگ کی گئی جس سے متعدد افراد زخمی ہوئے۔ پولیس اور رینجرز نے ڈاکوؤں کا تعاقب شروع کر دیا بعد کی اطلاعات کے مطابق ۲۱ مغویوں کو رہا کرا لیا گیا۔

○ یورپی دفاعی تنظیم نیٹو کے سیکرٹری جنرل نے روس پر زور دیا ہے کہ وہ چیچن عوام پر حملے بند کردیں۔

○ حکومت اور ایم کیو ایم میں مذاکرات کا اگلا دور ۱۶ جنوری کو ہو گا ایم کیو ایم مذاکرات کمیٹی کے رکن مسٹر اجمل دہلوی نے وزیر اعلیٰ پنجاب سے فون پر گفتگو کی اور مذاکرات کی نئی تاریخ کا تعین کیا۔

○ عالمی مارکیٹ میں نیوز پرنٹ کی قیمتوں میں اضافہ سے دنیا بھر کے اخبارات اپنی قیمتیں بڑھانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

○ امریکہ نے ٦ بڑے ممالک کی حمایت حاصل کر کے اپریل ۱۹۹۵ء تک این پی ٹی پر دستخط کرانے کا منصوبہ تیار کر لیا ہے۔ کلنٹن انتظامیہ نے تمام متعلقہ ممالک کی کانفرنس طلب کر لی نئے منصوبے کے خدوخال کیمپ ڈیوڈ سمجھوتے سے ملتے جلتے ہیں جنوبی ایشیا کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک علاقہ قرار دینے کے لئے ہتھیاروں پر کنٹرول کا معاہدہ کروانے کے بعد تمام ممالک کے دستخط کرائے جائیں گے۔ پاک بھارت براہ راست مذاکرات کی تجویز دی جائے گی۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ حکومت نے ملک کو تنہائی سے نکال لیا ہے کسی کے خلاف انتقامی کارروائی نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں وافر مقدار میں تیل نکلنے کا قوی امکان ہے۔

○ امریکی وزیر دفاع ولیم پیری نے کہا ہے کہ اختلافات کے باوجود پاکستان کو قابل قدر دوست سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ اختلافات کو دفاعی تعلقات میں اضافے کے ذریعے دور کیا جا سکتا ہے۔ ضروری نہیں دونوں ملک ہر معاملہ پر ہمیشہ متفق ہوں۔

○ برطانوی وزیر خارجہ ڈگلس ہرڈ نے کہا ہے کہ پاکستان میں ڈرگ مافیا سیاسی طاقت بن گئی ہے۔ حکومتوں کو بلیک میل کرتی ہے۔ ڈرگ مافیا کے خاتمے کے لئے حکومت پاکستان کو سیاسی مصلحتیں بالائے طاق رکھنی ہوں گی۔ ڈرگ مافیا کے خلاف لڑائی میں ہم پاکستان کا ساتھ دیں گے۔ سیاسی مصلحتیں ختم نہ ہوئیں تو آرڈی ننس کا فائدہ نہیں ہو گا۔

○ ملک بھر کے کلرک ملک گیر ہڑتال کریں گے بڑے شہروں میں جلوس بھی نکالے جائیں گے۔

○ نواز شریف دور میں پرائیویٹائزیشن میں خورد برد کے الزامات کے تحت پرائیویٹائزیشن کمیشن کے سابق چیئرمین جنرل سعید قادر' سیکرٹری اور رکن کو نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔

○ صدر مملکت نے منشیات کے مقدمات کی سماعت کے لئے خصوصی عدالتوں کے قیام کا آرڈی ننس جاری کر دیا ہے۔ مشکوک افراد کے خلاف امتناعی نظربندی کے احکامات جاری کئے جا سکیں گے۔ منشیات کے تجزیہ کے لئے ایگزامینر اور لیبارٹریاں قائم کی جائیں گی نشہ کے عادی افراد کی بحالی اور علاج کے لئے ان کی رجسٹریشن کی جائے گی۔ بینک بھی مشکوک لین دین کرنے والوں کی اطلاع اینٹی نارکوٹکس کو دیں گے۔ یہ آرڈی ننس فوری طور پر نافذ العمل ہو گا۔

○ ۱۹۷۷ء میں شروع ہونے والی گنڈاپور قبائل کے درمیان دشمنی جس کے نتیجے میں ۱۵۰۔ افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔ اور کروڑوں کی جائیداد تباہ ہو گئی' بالآخر صلح پر ختم ہو گئی۔ گنڈاپور سرداروں نے کہا کہ ہم دشمنوں کو معاف کرتے ہیں۔

○ برطانوی وزیر خارجہ ڈگلس ہرڈ نے بتایا ہے کہ امریکی وزیر دفاع کے دورہ کا مقصد این پی ٹی پر دستخط کروانا ہے۔ امید ہے کہ ان کے دورے کے دوران اس پر پیش رفت ہو گی۔ میں نے بھی اس سلسلے میں دونوں ملکوں کے درمیان بات چیت کی ہے۔

○ وفاقی کابینہ نے ایک پیکیج وزارت قانون کو بھجوایا ہے جس کے تحت وسیع قانونی اصلاحات کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تمام فوجداری اور دیوانی ضابطوں کو تبدیل کر دیا جائے گا۔ مجرموں کو رعایت دینے کے بارے میں پولیس کے اختیارات ختم ہو جائیں گے۔ اکثر قوانین میں قیام پاکستان کے بعد سے ترمیم نہیں کی گئی۔ عملاً پانچ متوازی نظام قائم ہو چکے ہیں۔ پرانے ایکٹ تبدیل کرنے کے لئے ارکان اسمبلی اور ماہرین پر مشتمل کمیٹیاں قائم کر دی گئی ہیں۔

○ ممتاز سماجی کارکن مولانا عبدالستار ایدھی نے کہا ہے کہ میں قیاس آرائیوں کا باب بند کرتا ہوں۔ آئندہ کسی کو انٹرویو نہیں دوں گا۔

○ لاہور میں چند دن کے توقف کے بعد لوڈشیڈنگ پھر سے شروع کر دی گئی ہے۔

○ پاکستان نے مئی تک ایٹمی ہتھیاروں کو محدود کرنے کے عالمی سمجھوتے این پی ٹی پر دستخط کرنے کی امریکی ڈیڈ لائن مسترد کر دی ہے۔

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار
خدمت • دیانت
مکانات۔ پلاٹ۔ دوکانات و دیگر سکنی اور زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212379

المنصور پبلک کال آفس
دن رات آپکی خدمت کیلئے کھلا ہے
اندرون ملک اور بیرون ملک فوری کال کیلئے
212311
ریلوے روڈ ربوہ